رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۲۳۔ رجب ۱۳۳۸ھ | نمبر ۷۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت آج یہ خبر ملی کہ حضور ۸۔ اپریل ایک بجے ظہر کے لاہور کے سٹیشن پر پہونچ کر سیالکوٹ روانہ ہونیوالے تھے

۲۔ نماز جمعہ جناب قاضی امیر حسین صاحب نے پڑھائی۔ آپنے خطبہ میں واوحی ربک الی النحل کی تفسیر فرمائی ٭

۳۔ مدرسہ احمدیہ کا امتحان ہوچکا۔ ۱۵۔ اپریل تک رخصتیں ہیں۔ اسی سکول میں نئے سال کی پڑھائی شروع ہے داخل ہونیوالے جلد پہونچیں۔

۴۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ جناب مولوی محفوظ الحق صاحب علمی۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب۔ مولوی فاضل موتگ (گجرات) تبلیغ کے لئے تشریف لیگئے تھے وہاں آپکی کامیاب تقریریں ہوئیں۔ اور واپسی پر لالہ موسیٰ میں بھی خوب تبلیغ فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزا

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر امرتسر میں

مستری اللہ بخش صاحب احمدی اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۴۔ اپریل کو چار بجے بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک لیکچر امرتسر میں اسی مضمون پر ہوگا۔ جس پر حضور نے لاہور تقریر فرمائی تھی۔ یعنے یہ کہ دنیا کا امن وامان اسلام سے وابستہ ہے۔ مستری صاحب احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ شامل ہوکر مستفید ہوں۔ اور جلسہ کی رونق بڑھائیں۔

یہ اخبار ہے تو ۸ صفحے کا۔ مگر جن مشکلات میں تیار ہوا ہے۔ غنیمت ہے۔ (مینیجر)

جماعت احمدیہ اور ممبران پارلیمنٹ

لنڈن ۲۹۔ مارچ۔ (خاص تار بنام پایونیر) جماعت احمدیہ نے جس نے اپنا صدر مقام ایجویر روڈ میں قائم کیا ہے۔ ممبران پارلیمنٹ کے نام ایک گشتی مراسلہ ایک ایڈریس کی کاپی کے ساتھ جو سر ایڈورڈ میکلیگن کو پیش کیا گیا تھا۔ روانہ کیا ہے۔ خط منسلکہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلام کی ایک نئی تحریک ہے۔ جو تیزی سے مختلف حصص سلطنت میں پھیل رہی ہے۔ بنا بریں ہم ان پرآشوب ایام میں اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کو اس جماعت کے سیاسی خیالات سے آگاہ کریں اپنی حکومت کا وفادار رہنا اور اوپر خدا کی رحمت چاہنا اس کے اصولوں میں سے ایک ہے ٭

لنڈن میں بابو عزیز الدین صاحب

بابو عزیز الدین صاحب احمدی جو اپنے خرچ پر تبلیغ اسلام و احمدیت کے لئے حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ لنڈن گئے ہیں۔ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ کہ میں ایک ہندوستانی مسلمان کے مکان پر رہتا ہوں۔ جو بیس سال سے یہاں اقامت پذیر ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود سے محبت رکھتے ہیں میں نے انہیں براہین احمدیہ سنانا شروع کی ہے۔ اور کوشش میں ہوں۔ کہ ان کے بال بچے نماز کے پابند ہو جائیں۔

دوسری بات وہ یہ لکھتے ہیں کہ یہاں کے لوگ خوش اخلاق اور آزاد خیال ہیں۔ اور مذہب عیسائیت سے چنداں عقیدت نہیں رکھتے۔ اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کے سمجھانے کے لئے بہت سے مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو پہلے ان لوگوں کو کلمہ پڑھائیں۔ اور پھر اسلام سکھائیں۔

تیسری بات یہ لکھی ہے۔ کہ میں تاجروں کو ہر قسم کی امداد مال و اسباب کے مہیا کرنے میں دے سکتا ہوں۔ جو صاحب کچھ مال منگوانا چاہیں۔ مجھے بلا توقف لکھیں پونڈ کی قیمت چڑھ رہی ہے۔ کسی قابل اعتبار بنک کی معرفت روپیہ بھیجیں۔ اور اپنی ضروریات سے اطلاع دیں نہایت دیانت سے تعمیل کروں گا ؛

بغداد میں تبلیغ

مرزا محمد حسین صاحب بغداد سے لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک صاحب سید عبداللہ بن نقیب صاحب علم شخص ہیں۔ ان کو کتب سلسلہ دی ہیں۔ اور ان کے بھائی محی الدین صاحب کو بھی کتابیں دی گئی ہیں۔ اور بھی سلسلہ تبلیغ جاری رہتا ہے۔

بغداد میں شیخ عبدالقادر صاحب ایک بوڑھے مجاور جن کی عمر ۷۷ سال کی ہے۔ عجیب آدمی ہیں۔ اب انہوں نے مجاوری اپنے بیٹے کے سپرد کر دی ہے۔ اور کسی انڈین آدمی سے معانقہ نہیں کرتے۔ اور نہ اپنے بدن سے کسی کو چھونے دیتے ہیں۔ بلکہ محی الدین صاحب ابن نقیب نے بتایا کہ وہ کتاب کو بھی مطالعہ کرنے سے پیشتر دھو لیتے ہیں۔ اور کھانے پینے میں بھی بڑی احتیاط کرتا ہے۔ اور نماز کے لئے ایک مخصوص جگہ ہے۔ راستہ میں گزرتے جلتے پوش پوش (لامساس لامساس) ہوتی جاتی ہے۔ تاکہ کوئی چھو نہ جائے۔ محی الدین صاحب نے بتایا تھا۔ کہ ان کو ایک قسم کا مرض ہے۔ کہ کسی شخص سے نہیں ملتے۔

بصرہ میں احمدیت

برادر محمد صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں نماز با جماعت کا باقاعدہ انتظام ہے۔ شام کو مغرب کی نماز میں سب بھائی جمع ہوتے ہیں۔ نماز کے بعد درس قرآن شریف میاں محمد حسین صاحب دیتے ہیں۔ پھر دوست اپنی اپنی ڈائری سناتے ہیں۔ کہ آج دن بھر میں انہوں نے کیا کچھ تبلیغ کی۔ اور کیا کیا سوال و جواب ہوئے۔ یہ طریق بہت عمدہ ہے کیونکہ اس سے تیاری کا خوب موقعہ ملتا ہے۔ نیز مسجد احمدیہ لنڈن کے لئے چھ سات سو روپیہ جمع ہو جانے کی اطلاع دیتے ہیں۔

مدار ضلع جالندھر میں چندہ مسجد احمدیہ کیلئے وفد

جناب خان صاحب چوہدری نعمت اللہ خان آنریری مجسٹریٹ مدار لکھتے ہیں کہ مدار میں وفد بصدارت جناب حافظ مولوی غلام رسول صاحب پہنچا۔ اتفاق سے ایک غیر احمدی شخص کا سوئم تھا۔ لوگ کافی تعداد میں جمع تھے۔ حافظ صاحب کو خوب تبلیغ کا موقعہ ملا۔ آپ نے بدعات و رسومات سے باز رہنے کی ہدایت کی۔ جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ یہ وفد چندہ مسجد احمدیہ لنڈن کے لئے آیا۔ تو ایک زمیندار نے جو غیر احمدی ہے۔ بلا کسی تحریک کے پانچ روپے چندہ دیا۔ خان صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ حافظ صاحب جیسے احباب زیادہ تعداد میں گھروں سے نکلکر دیہات میں تبلیغ کریں ؛

گمشدہ قرآن کریم

برادر محمد الدین صاحب درزی پلٹن نمبر ۲۱ پنجابی چھاؤنی جہلم لکھتے ہیں کہ کوئی شخص سٹیشن ہریہ سے سوار ہو کر پنڈی بہاول دین میں اترا۔ جس کے ساتھ دو نوکر بھی بتائے جاتے ہیں۔ اس کا مترجم حمائل شریف احمدی جلد اور ایک جلد دیرانا یسرنا القرآن ہے۔ جس پر "غلام محمد" نام لکھا ہے جن صاحب کا ہو وہ مندرجہ بالا پتہ سے محصول بھیجکر منگوالیں ؛

اخبار عالم

بیت المقدس میں بلوہ

لنڈن ۴ - اپریل - بیت المقدس کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ۴ - اپریل کو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان سخت جھڑپ ہوئی جس میں ۱۸۸ - آدمیوں کا نقصان ہوا۔ مگر زیادہ تر خفیف زخمی ہوئے حالت پر قابو ہے ؛

شیخ الاسلام کی گرفتاری

لنڈن ۵ - اپریل - اتحادیوں نے شیخ الاسلام کو گرفتار کر کے مالٹا بھیجدیا ہے۔

تبدیلی وزارت

قسطنطنیہ ۳ - اپریل - صالح پاشا کی وزارت کے استعفا کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے دامات فرید پاشا وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں ؛

پریزیڈنٹ امریکہ کی رائے

واشنگٹن ۴ - اپریل - پریزیڈنٹ ولسن نے امریکن آرمن کمیشن کی رپورٹ سینٹ میں بھیجی ہے۔ جو یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ مشرق قریب کے تصفیہ کی بہترین صورت یہ ہے کہ کسی سلطنت کو حکم برادری دیدی جائے جس میں قسطنطنیہ بھی شامل ہو ؛

ڈنمارک کی بادشاہت

خطرہ میں ہے۔ یہاں کے بادشاہ نے وزراء کو برطرف کر دیا۔ جدید وزارت قائم ہوئی مگر اب اس نے بھی استعفیٰ دیدیا ہے۔ اب جدید انتخاب پارلیمنٹ ہونیوالا ہے اور اس کام کے لئے جدید وزارت قائم ہوگی ملک میں ہڑتال ہے۔ جو جاری کی جائیگی۔ لیکن جمہوریت پسندوں نے شاہی محل کے قریب مظاہرہ کر کے جمہوری حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کیا ؛

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ

مسٹر مانٹیگو انڈیا آفس (لنڈن) میں واپس آ گئے ہیں۔ اور اسوقت ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہے ہیں۔

جرمنی کے ۵ شہروں پر قبضہ

لنڈن ۷ - اپریل - فرانس کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ علاقہ رور میں باوجودیکہ جرمن یقین دلا رہے ہیں کہ فوج کم ہے۔ سر دست ۴۰ ہزار جرمن فوج موجود ہے۔

(پیرس ۶ - اپریل) موسیو ملر نیڈ نے ہر ہائیر کو اطلاع دی ہے کہ فرینکفرٹ - ہومبرگ - ہینو - ڈارمسٹڈ اور ڈی برگ سے فرانسیسی [illegible] تصرف اسوقت فوراً ہی اٹھا لیا جائیگا - قابض فوج کی جمعیت کا تخمینہ ۱۸ ہزار کیا گیا ہے - جس میں زیادہ تر رسالے شامل ہیں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۲- اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

امریکہ کا ناروا سلوک
ایک مسلم مشنری سے
تمام مُسلمانوں کیلئے قابل توجہ سوال

امریکہ میں چونکہ اسلام کے خلاف سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ جن کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ اہل امریکہ مسلمانوں سے ان کی مشکلات اور مصائب میں کسی قسم کی ہمدردی کرنے کی بجائے سخت نفرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ مسلمان جس قدر بھی جلدی ہو سکے۔ مٹ جائیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ضروری سمجھا۔ کہ امریکہ میں اسلامی مشنری بھیجکر وہاں کے لوگوں کے سامنے اسلام کی پاک اور بے نقص تعلیم رکھی جائے۔ اور اس طرح ان کے اس تعصب اور نفرت کو دور کیا جائے۔ جو اسلامی تعلیم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان میں پیدا ہو گئی ہے۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے ہمدرد اور خیر خواہ بنکر ان کی مشکلات کے حل کرنے میں اس اثر اور رسوخ کو کام میں لائیں جو سیاسی لحاظ سے انھیں دنیا میں حاصل ہے۔ چنانچہ جناب مفتی محمد صادق صاحب جو تین سال سے لنڈن میں ایک نہایت کامیاب اسلامی مشنری کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اور جن کے ہاتھ پر اسوقت تک بہت سے عیسائی مرد اور عورتیں جنہیں سے بعض بہت اعلیٰ پوزیشن رکھتے ہیں۔ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور جن کا خود لنڈن میں رہنا نہایت ضروری تھا۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بذریعہ تار حکم دیا۔ کہ وہ فوراً امریکہ روانہ ہو جائیں اور جس قدر بھی جلدی ہو سکے۔ وہاں پہنچ کر اسلامی تعلیم کو بذریعہ تقریر اور تحریر پیش کرنا شروع کردیں۔ اس حکم پر جناب مفتی صاحب تن تنہا بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہتے ہوئے اسلامی مشنری کی حیثیت سے امریکہ روانہ ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ساحل امریکہ پر پہونچ گئے۔ لیکن ساحل پر قدم رکھتے ہی امریکہ جیسے ملک کے حکام نے جنھیں نہ صرف خود تمام دنیا سے بڑھکر آزادی پسند اور آزاد خیال ہونے کا دعوےٰ ہے۔ بلکہ دنیا کو بھی آزادی دلانے کے مدعی بنتے ہیں جو سلوک جناب مفتی صاحب سے روا رکھا ہے۔ وہ تمام اسلامی دنیا میں یقیناً رنج اور نہایت افسوس کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ اور وہ یہ کہ جناب مفتی صاحب کو اہل امریکہ کے سامنے اسلامی تعلیم پیش کرنے سے اس بناء پر روک دیا گیا ہے۔ کہ آپ ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو تعدد ازدواج کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور باوجود اس بات کا اقرار کرنے کے کہ تعدد ازدواج کے متعلق کچھ نہیں بیان کیا جائیگا۔ پھر بھی اجازت نہیں دیگئی۔

کیا اس طرح اسلامی مشنری کو امریکن حکام کا تبلیغ اسلام کرنے سے روکنا امریکہ کے دعویٰ آزادی کو خاک میں نہیں ملا دیتا۔ اور کیا یہ ایک عدل پسند اور حریت کی حامی گورنمنٹ کے لئے قابل افسوس امر نہیں ہے کہ مذہبی آزادی کے مسلمہ اصول کی اس طرح خلاف ورزی کرے۔ پس ایک اسلامی مشنری کے ساتھ امریکن حکام کا یہ ناروا اور مذہبی آزادی کے بالکل خلاف سلوک نہایت ہی رنجدہ اور افسوسناک ہے۔ اور یہ افسوس اور رنج اس وقت بہت بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جگہ جگہ بڑی آزادی کے ساتھ امریکن مشن قائم ہیں۔ اور امریکن پادری لوگوں کو بغیر کسی قسم کی روک کے عیسائیت کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور اگر نہیں تو اسی بات کو مدنظر رکھ کر امریکن حکام کو چاہیئے تھا۔ کہ ہندوستان سے آنیوالے اسلامی مشنری کو آزادی کے ساتھ اپنے خیالات پبلک کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ دیتے۔ اور جس طرح ان کے پادریوں کو ہندوستان میں سہولتیں حاصل ہیں اسی طرح وہ بھی اسلامی تبلیغ کے لئے سہولتیں پیدا کرتے لیکن برخلاف اس کے جو سلوک انہوں نے کیا ہے۔ وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس کی طرف ہم گورنمنٹ ہند کو بڑے زور سے توجہ دلاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ جب ہمیں امریکہ میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب کے پیش کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی۔ تو پھر امریکن مشنری کیوں ہمارے ملک میں اپنے مشن کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ اگر مسلمان مشنری کو اس لئے امریکہ میں تبلیغ کرنے کا حق نہیں ہے۔ کہ وہ ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتا ہے جس نے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ تو پھر امریکن مشنریوں کو بھی کوئی حق نہیں ہے۔ کہ وہ ایسے ملک میں داخل ہوں۔ جہاں نہ صرف تعدد ازدواج کو ماننے والے ہوں۔ بلکہ عملی طور پر اس سے فائدہ اٹھانے والے بھی موجود ہوں۔ پھر اگر اس عقیدہ کو ماننے والے ایک شخص کے امریکہ میں داخل ہو جانے سے اہل امریکہ کے نازک اندام پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ تو جہاں یہ عقیدہ رکھنے والے لاکھوں نہیں۔ کروڑوں انسان ہوں وہاں امریکن پادریوں کا جانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک نہایت ضروری سوال ہے۔ جس کی طرف گورنمنٹ ہند کو ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس طرح اسلامی مشنریوں کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالی گئیں۔ تو جہاں مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ عیسائی سلطنتیں مسلمانوں کو سیاسی طور پر مٹا رہی ہیں۔ وہاں یہ بھی یقین کر لینگے۔ کہ عیسائی سلطنتیں ہم سے صرف ہمارے ملک ہی نہیں چھیننا چاہتیں۔ بلکہ ہمارے مذہب کو بھی مٹانا چاہتی ہیں۔ اور اس خیال کا مسلمانوں میں پیدا ہونا ایسا خطرناک ہو گا۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ پس اول تو گورنمنٹ ہند کو اس بات کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ ہندوستانی مبلغ اسلام کے راستہ میں جو روکاوٹیں امریکہ میں پیدا کی گئی ہیں وہ دُور ہو جائیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ دُور نہ ہوں۔ تو پھر امریکن پادریوں کو بھی ہندوستان میں داخل ہونے سے روک دیا [illegible]۔ تاکہ عوض معاوضہ کے اصل کے ماتحت "دو گونہ عذاب" کا معاملہ ہو جائے۔

اسموقعہ پر ہم مسلمان اخباروں کو خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ کہ امریکہ میں اسلامی مشنری کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا ہو [illegible] اس کیا اسلام کی تبلیغ کرتے

کی اجازت دے دینا کوئی معمولی معاملہ نہیں۔ اور نہ یہ کسی خاص جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس مبلغ کو امریکہ میں داخل ہونے سے روکنا اس کے کسی خاص عقیدہ کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اس عقیدہ کی بنا پر ہے۔ جو تمام مسلمان کہلانے والے فرقوں میں یکساں طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسوقت جبکہ سیاسی لحاظ سے مسلمان نہایت کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کو تبلیغ اسلام سے روک دینا نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ اور اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ان کی ترقی کے تمام دروازے مسدود کر دئے جائیں۔ اور انھیں بالکل بے دست و پا کر کے مٹنے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

مذہبی اخباروں میں دل آزار تحریریں

اس عنوان سے کشمیری میگزین لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ - مارچ ۱۹۲۰ء میں ایک نوٹ بایں الفاظ لکھا ہے کہ:-

"امرتسر کے ایک مذہبی اخبار میں بانگ بے ہنگام کے عنوان سے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک نظم چھپی ہے۔ جسمیں احمدیوں کو مزخرفات گاؤ خر - بے ایمان - غول بیابانی - ننگ ایمانی - کور باطن - بے عقل - مرد قبیح - احمق ناداں - بیوقوف - نجد - بد - منافق - وغیرہ الفاظ سے پیٹ بھر کر گالیاں دی گئی ہیں۔ اور ستم ظریفی یہ کی ہے۔ کہ آخر میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کا وعظ سنایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

جب مسلماں ہیں تو سب کو جذب ملت چاہیئے
ہر طرح بھائی کو بھائی کی حمایت چاہیئے

اسی طرح اہل حدیثوں کو اسی اخبار میں زندیق۔ بدعتی۔ مشرک اور جاہل کہا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ احمدی اخبارات اور اہل حدیث بھی اسی قسم کے ناشائستہ الفاظ لکھتے ہوں۔ لیکن وہ راقم الحروف (ایڈیٹر کشمیری میگزین - ناقل) کی نظر سے نہیں گذرے۔ ایسی دل آزار تحریریں جب تک بند نہ ہونگی۔ اور جب تک اختلاف رائے کا اظہار معقولیت و متانت سے ہوگا۔ مسلمانوں کی ذلت و تباہی میں کمی ہونے سے تو رہی۔ بلکہ اور اضافہ ہوگا"

امرتسر کے مسلمان کہلانیوالے اخبارات نے جنہیں سے وکیل مستثنیٰ ہے۔ جو طریق احمدیوں کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ وہ ایسا نہیں جو کسی بھی شریف انسان کو پسند آسکے۔ ہمارے ہمعصر کشمیری میگزین نے افسوس ہے کہ ان لوگوں کے رویہ کو جو اہل مذہب بنے ہوئے مدعی ہیں۔ اور سچے مذہب کے پیرو۔ اور تقویٰ اللہ کے معلم اور امن و صلح کے منادی ہیں۔ بالاستیعاب نہیں دیکھا۔ ورنہ اس کو معلوم ہو جاتا۔ کہ جب کبھی ان حضرات نے ہمارے مقابلہ میں کچھ لکھا ہے۔ تو گالیوں اور بدزبانیوں اور جھوٹی تہمتوں کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ ہماری طرف ایسے عقیدے منسوب کئے۔ جو ہمارے نہیں۔ ہماری طرف وہ باتیں منسوب کیں۔ جن کا ہمارے فرشتوں کو بھی علم نہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے یہ مومن۔ یہ متقی۔ یہ پرہیزگار اور خشیت اللہ سے بھرپور۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جو شخص خدا کا خوف رکھتا ہو۔ وہ کیسے جرأت رکھتا ہے۔ کہ دوسرے کو بلاوجہ گالیاں دے۔ اور جھوٹے عقیدے کسی کی طرف منسوب کرے۔ ہم نے یہ نظم پڑھی تھی۔ قطع نظر اس کے کہ یہ نظم بلحاظ نظم کے کسقدر غلط ہے۔ اس میں گالیوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ہم نے اس سے اعراض کیا۔ کیونکہ گالیوں کا جواب ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔ اور جب کبھی ہمارے مخالفوں نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ تو ہم نے ان کے جواب میں معقولیت کو ہاتھ سے نہیں دیا اور یہ ہمارا ہمیشہ سے طریقہ ہے۔ مذہبی مخالفت میں گالی گلوچ سخت بیہودگی اور مقاصد مذہب کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ مذہب تو معلم الاخلاق ہوتا ہے۔ مگر اہل مذہب بلاوجہ بدزبانی کریں۔ تو وہ گویا مذہب کو ذبح کرتے ہیں۔

داستان یوسف و زلیخا

ولایت کے کسی رسالے میں یوسف و زلیخا کا ایک قصہ چھپا ہے۔ جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بوسیدہ چرمی کاغذات پر یونانی و شامی خط میں بعض علماء آثار قدیمہ کو ملا ہے۔ اس قصہ کے واقعات اس بیان سے مختلف ہیں۔ جو خدا کے کلام میں مندرج ہیں۔ باوجود اس کے ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے مسلمان اخبار نویس اسے بغیر لکھنے کسی کلمۂ تردید کے نقل کئے جاتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے کہ یہ ایک حملہ ہے۔ "جو انجمن اشاعت علوم مسیحیہ کی طرف سے مذہب حقہ کی کتاب پر کیا گیا ہے۔ اگر ادنیٰ تامل سے کام لیا جائے۔ تو اس نام نہاد کتبہ ہی میں ایسی باتیں مل جائینگی جن سے واضح ہوگا۔ کہ یہ نہ تو اس یوسف کا ذکر ہے۔ جو خدا کا نبی تھا۔ اور نہ اس بی بی کا جسے قرآن مجید میں امرءة العزیز کہا گیا ہے ٭

کرۂ زمین کے گرد چکر

ولایت میں کوشش ہو رہی ہے کہ چند آلات پرواز کرۂ زمین کے گرد چکر لگائیں۔ جو سب سے پہلے اپنے مقام پر آئیگا اسے انعام دیا جائیگا۔

ہم تہ دل سے چاہتے ہیں کہ اس کوشش میں کامیابی ہو کیونکہ اس سے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین کی ایک پیشگوئی زیادہ وضاحت سے پوری ہوتی ہے ٭

پیغام کا الزام نا روا

منشی خادم حسین صاحب کا ایک مضمون ۱۸ - مارچ کے الفضل میں بعنوان "عقیدہ نبوت میں آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ" چھپا تھا۔ اس مضمون کا روئے سخن غیر احمدیوں کی طرف تھا۔ اور یہ سمجھانے کے لئے لکھا گیا کہ کسی مدعی ماموریت کا مجرد دعویٰ سنتے ہی اسے مفتری وکذاب نہیں کہنا چاہیئے۔ بلکہ اس نازک معاملہ میں بہت احتیاط سے کام لینا ضروری ہے۔

تعجب ہے۔ کہ پیغام نے خواہ مخواہ اس پر ایک مضمون چھاپ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ منشی خادم حسین کو چاہیئے کہ ایسے گندے عقیدے سے توبہ کریں کہ نعوذ باللہ حضرت نبی کریم مسیلمہ کذاب کو سچا نبی اور خدا کا رسول مانتے تھے"۔ اب تمام مضمون دیکھ جائیے۔ منشی صاحب نے کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیلمہ کو سچا رسول مان لیا۔ بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مسلک دکھایا ہے کہ باوجود مسیلمہ و ابن صیاد کا کذب ظاہر ہونے کے محتاط الفاظ استعمال کئے۔ اور آمنت باللہ ورسلہ فرمایا۔ پس جب سردار انبیاء کا یہ مسلک ہے۔ تو ان کے ایک اُمتی کو حضرت مسیح موعود کے معاملہ میں جلد بازی سے کام لیکر مفتری وکذاب کا فتویٰ نہیں دینا چاہیئے۔ اتنی سی بات میں پیغام والوں کو بگڑنے کا کوئی موقعہ نہیں ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

تعلّق باللہ کے مضمون کی تمہید

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سیّدنا میرزا بشیر الدّین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ

فرمودہ ۱۲- اپریل ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

تعلّق باللہ۔ چھوٹی باتوں کے بڑے نتائج انسان اور خدا تعالیٰ کا تعلق ایک رُوحانی تعلق ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت لوگوں کو اس میں غلط فہمی ہوتی ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ بندے اور خدا کا تعلق روحانی ہے۔ تو وہ اس طرح کہتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا بندے اور خدا کا تعلق جسمانی نہیں اگرچہ بظاہر یہ ایک معمولی بات ہے۔ مگر عظیم الشان تغیرات پیدا کرتی ہے۔ تھوڑے تھوڑے فرق سے اعمال و عقائد۔ حرکات و سکنات پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ معمولی معمولی فقرات ہوتے ہیں۔ ان پر ایک حد تک عمل بھی ہوتا رہتا ہے۔ مگر چونکہ وہ علیحدہ صورتوں میں سامنے نہیں ہوتے۔ اس لئے ان سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ مگر جب وہ ایک معین صورت میں سامنے آتے ہیں۔ تو پھر ان سے عجیب عجیب علوم کا انکشاف ہوتا اور تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔

مسئلہ ارتقا ظاہری علوم کے لحاظ سے ایک اُصول ہے جس کو مسئلہ ارتقاء کہتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک چیز ترقی کی طرف جارہی ہے۔ اس اُصول کے ماتحت بہت سے نئے علوم معلوم ہوئے ہیں۔ میرے نزدیک سب سے علم ادب محفوظ چلا آتا ہے۔ اگر دیکھا جائے گا تو یہ اشارات ملینگے۔ مگر چونکہ وہ محض اشارات تھے۔ اصول معین کے طور پر نہ تھے۔ اس لئے ان سے وہ فائدہ نہیں ہُوا۔ جو اس وقت سے ہوا۔ جب سے یہ مسئلہ اصول کے طور پر دنیا کے سامنے آیا چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پچاس ساٹھ سال سے پہلے دنیا کی ترقی کی جو رفتار تھی۔ اس کے بعد کہیں زیادہ ہوگئی۔ اور علوم میں بالکل تغیر آگیا۔ تاریخ بدل گئی۔ طبقات الارض کے علم میں عجیب عجیب باتیں پیدا ہوئیں۔ ستاروں کے متعلق انکشافات ہوئے۔ گویا کہ دنیا نئی ہوگئی۔ اور دنیا کی ہر ایک چیز نئی ہوگئی یہ سُورج اور ستارے ان کے متعلق پہلے خیال تھا کہ جس طرح یہ پہلے دن بنائے گئے تھے۔ اسی طرح یہ اب تک موجود ہیں۔ اب اسی مسئلہ ارتقاء کے ماتحت یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ پہلے یہ سورج محض ہوا تھا۔ لاکھوں کروڑوں سال کے بعد ہوا کے ذرّات مل مل کر سورج کا وجود تیار ہُوا۔ پھر پہلے یہ خیال تھا۔ کہ صرف یہی ایک سُورج ہے۔ لیکن اب دور بینوں کے ذریعہ معلوم ہُوا ہے کہ اور بہت سے ستارے ہیں۔ جو اسوقت بن رہے ہیں۔ اور ان کا مادہ سیال ہے۔ جو گاڑھا ہو رہا ہے۔ اور اس کی شکل ایسی ہے۔ جیسے دھنیا روئی دھنکتا ہے۔ کہ کہیں سے موٹی ہوتی ہے اور کہیں پتلی۔

غرض اس سے علوم پیدا ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں مگر اسوقت یہ بحث نہیں کہ ان علوم میں صحت کہاں تک ہے اور غلطی کہاں تک۔ مگر بہر حال علوم میں تغیرات ہو رہے ہیں۔ یہی حال تاریخ کا ہے۔ کہ پہلے جن باتوں کو صحیح مانا جاتا تھا۔ ان میں سے بعض کی تغلیط ہوگئی۔ اور جن کو غلط کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض کی صحت ظاہر ہوگئی

اسلام کے عملی حصہ کی بنیاد درحقیقت تمام باتوں کا یہی حال ہے۔ ہم اسلام کو دیکھتے ہیں کہ اس کے تمام عملی حصہ کی بنیاد بھی ایک نقطے پر ہے۔ اور وہ یہ کہ وسطی طریق کو اختیار کیا جائے۔ دونوں انتہائی طریقوں سے محفوظ ہو۔ جتنے احکام شریعت ہیں ان میں وسطی طریق اختیار کیا گیا ہے۔ یہ جائز نہیں کہ انسان خود کوئی طریق ایجاد کرے۔ بلکہ شریعت نے اس کے سلسلے جو اعمال پیش کئے ہیں۔ وہ سب وسطی ہیں۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہو کہ احکام شریعت میں سے وسطی نکالے۔ یہ غلطی ہوگی کیونکہ شریعت کے احکام سب کے سب پہلے ہی وسطی طریق پر قائم کئے گئے ہیں۔ جو شخص ان احکام میں بھی وسط کی تلاش کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بعض کمالات کے درجے چھوڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ فرائض تو پڑھ لئے۔ سُنتوں کی کیا ضرورت ہے۔ یا نوافل کی کچھ حاجت نہیں۔ محض فرائض کافی ہیں۔ تو اس کا نام وسطی طریق نہیں۔ بلکہ یہ نیچے کا طریق ہے۔ شریعت نے جس وقت نماز پڑھنا بتایا ہے۔ اور جتنی رکعتیں بتائی ہیں۔ وہ وسط ہی ہے۔ اسلام نے بتایا ہے۔ کہ سال میں زیادہ سے زیادہ چھ مہینہ کے ایک انسان روزے رکھ سکتا ہے یہ طریق وسطی ہے۔ اگر کوئی ان سے زیادہ رکھے یا مہینہ بھر کے جو فرض ہیں ان میں کمی کرے تو وسطی طریق کو چھوڑتا ہے۔ اگر کوئی پانچ نمازوں کی بجائے تین پڑھے۔ تو وہ بھی وسطی طریق سے نکل جاتا ہے۔ پھر صدقہ و خیرات ہے انسان صدقہ و خیرات کر سکتا ہے۔ وہاں تک جہاں تک ان لوگوں کے حقوق نہ تلف ہوتے ہوں۔ جو کہ اس کے اس کے ذمہ ہیں۔ ایسی صورت میں اگر حق تلفی کرے گا۔ یا اپنے رشتہ داروں کو ابتلاء میں ڈالیگا۔ تو طریق وسطی کو چھوڑ دے گا۔ اور اس کے خرچ کا نام اسراف ہوگا

غرض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ جو اُصول کے طور پر ہوتی ہیں۔ اور جن پر بنیاد ہوتی ہے۔ بالعموم دیکھو گے۔ کہ اگر کسی کو کہو وسطی طریق اختیار کرنا چاہئے تو فوراً کہیگا۔ خیر الامور اوسطہا۔ لیکن جب تفصیل پوچھی جائے۔ تو بغلیں جھانکنے لگینگے۔ لوگوں کو دیکھو گے کہ حکمت کے جملے ان کی زبانوں پر جاری ہونگے۔ کوئی سی بات ہو۔ وہ فوراً ایک جملہ بولینگے۔ مگر جب ان سے تشریح پوچھی جاتی ہے۔ تو وہ کچھ نہیں بتا سکتے۔

ناواقفیت و بیخبری اسلامی شریعت کے بین بین وسطی طریق کے ارشاد کے متعلق اگر پوچھا جائے۔ کہ حکام کے متعلق کیا حقوق ہیں۔

٭ حضور نے خطبہ جمعہ کے قبل سردار ان بی بی بنت میاں میراں بخش صاحب کے نکاح کا محمد علی صاحب کے ساتھ۔ ۲۰۰ روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

رشتہ داروں کے متعلق کیا۔ حاکم ورعایا کے متعلق کیا۔ بیوی بچوں کے متعلق کیا۔ اُستادوں اور شاگردوں کے متعلق کیا۔ تو کچھ نہیں بتا سکیں گے۔ اگر لوگ حکمت کے جملے زبان سے نکالتے وقت ان پر غور کریں۔ اور ان کی تفصیل کریں۔ اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر پہلوؤں پر سے جائیں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ ان کے علوم میں ترقی ہو۔ اور عملی زندگی پر اس کا بہت اثر پڑے۔

بعض لوگ جو حکمت کے فقرے بولتے ہیں۔ وہ ان کی حقیقت چٹکلوں سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ ان سے محض ایک زبان کی لذت لیتے ہیں۔ فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب لوگ اس کی تفصیل پر غور کریں۔ جن لوگوں کی زبان پر فقرات حکمت اور ضرب المثلیں ہوتی ہیں۔ مگر ان کا عمل اس کے خلاف ہوتا ہے۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک شخص سخت بیمار ہو۔ اس کے پاس دوائی ہو۔ اور یا ایک سخت بھوکا ہو۔ اور اس کے پاس کھانا ہو۔ مگر وہ اس کو استعمال نہ کرے۔ صرف اس کی تعریف شروع کر دے۔ کہ یہ کھانا بہت عمدہ ہے۔ اور بہت لذیذ اور بہت مقوی ہے۔ کھانے اور دوا کا عمدہ ہونا اس کے لئے کیا خاک مفید ہو سکتا ہے۔ جب وہ اس کو استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح وہ لوگ جو ضرب المثلیں بولتے ہیں۔ جو خواہ آسمانی اور خدائی کتابوں کے فقرات ہوں۔ خواہ عقلمند اور دانا لوگوں کے پُر حکمت کلمات۔ مگر ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

یہ تمہید ہے۔ ایک مضمون کے لئے جو خدا نے چاہا تو آئندہ اس کے متعلق تقریریں اور تفصیلیں بیان ہوں گی جن پر عمل کرنا بہت مفید ہوگا۔ جب تک کہ کسی بات کی تفصیل معلوم نہ ہو۔ نہ کامل علم ہوتا ہے۔ نہ اس پر عمل ہی ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے فوائد ہی خاطر خواہ مترتب ہوسکتے ہیں ؛

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اس کے احکام کو سمجھیں اور اس کی حکمتوں سے واقف ہو کر ہمارے اعمال اس کے منشاء کے مطابق ہو جائیں۔ جن سے بہترین نتائج رونما ہوں اور ہمیں خدا کے اور قریب کر دیں ؛

کلام الامام

یہ اس خطبہ کا خلاصہ ہے۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سید مہدی حسین پسر سید ولایت علی شاہ صاحب کا نکاح رقیہ بیگم بنت جناب ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب سے بمہر ایک ہزار روپیہ پڑھتے وقت ارشاد فرمایا :-

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ :-

انسان کی پیدائش اور اس کے دنیا میں آنے کی غرض کیا ہے۔ اس کو کس نے پیدا کیا۔ اور کیوں کیا۔ اور اس کو اس خاص شکل میں پیدا کرنے کی کیا غرض اور کیا حکمت ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ کہ اس کا تعلق صرف اہل مذاہب سے نہیں بلکہ تمام انسانوں سے ہے۔ یہ بیشک بجا ہے کہ بعض سوال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کا جواب دینا صرف بانیان مذہب ہی کا کام ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا سوال ہے۔ کہ ہر انسان سے اس کا تعلق ہے۔ اس سوال کے جواب دینے والے دو طرح کے لوگ ہو سکتے ہیں ایک تو وہ جن کا عقیدہ ہے۔ کہ ہمیں نہ کسی نے پیدا کیا۔ نہ ہمارے پیدا کرنے میں کوئی غرض ہے۔ ہم خود بخود پیدا ہوئے اور چند دن رہ کر یہاں سے چلے جائینگے۔ ایسے لوگ اپنے تئیں کسی اصول کا پابند نہیں خیال کرتے۔ اور نہ وہ کسی قانون کو اپنے لئے جانتے ہیں۔ وہ کسی اُصول کے پابند نہیں جو ان کے دل میں آتا ہے۔ کرتے ہیں۔ ان کو کوئی قانون کسی امر سے روک نہیں سکتا۔ ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جو سوتے سوتے اُٹھ کر جنگل میں چلا جائے۔ اور وہاں اس کی آنکھ کھل جائے۔ ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جو سوتے سوتے اُٹھ کر بہت سے کام کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کو ان کاموں کا علم نہیں ہوتا۔ لوگ ان کو بتاتے ہیں۔ کہ رات اُٹھ کر تم نے فلاں کام کیا۔ بہت سے بچے اسی طرح اُٹھ کر گھروں سے چلے جاتے ہیں ؛

غرض جو شخص سوتے سوتے اُٹھ کر جنگل میں چلا گیا اور جب وہ وہاں ہوگا اس کی آنکھ کھل گئی۔ تو ممکن ہے کہ اس کے دل میں آئے۔ کہ چلو ابھی رات نہیں ہے چلکر سوئیں۔ یا یہ کوئی دوست قریب ہے۔ اس سے مل لیں یا یہ کہ کوئی غریب آدمی ہے۔ اس کی مدد کریں یا اگر بُری طبیعت کا ہے۔ تو خیال کریگا کہ کہیں ڈاکہ ڈالیں۔ یا کسی سے دشمنی ہے۔ تو اس کے کھلیان میں آگ لگا دیں۔ یا اس کے کھیت سے کچھ چارہ کاٹ کر لے جائیں۔ تو ایسے شخص کی کوئی غرض نہیں ہو سکتی۔ ایسی حالت میں جو اس کے دل میں آئے گا۔ کریگا۔ کوئی اس کو نہیں روک سکیگا۔ مگر برخلاف اس کے ایک دوسرا شخص ہے۔ وہ الارم دے کر سوتا ہے کہ صبح اُٹھ کر تہجد پڑھیگا۔ یا کوئی کام مثلاً تصنیف یا تالیف یا مطالعہ کریگا تو جس وقت اس کی آنکھ کھلیگی۔ وہ وہی کام کریگا۔ جو اس کی غرض اور مُدعا ہے۔ یا ایک ایسا شخص ہے۔ کہ اس کو اس کے مالک نے درانتی دی ہے۔ کہ وہ چارہ کاٹ کر لائے۔ اگر وہ شخص دیانتدار ہے۔ تو وہی کام کریگا۔ جس کے لئے اس کے آقا نے اس کو حکم دیا ہے ؛

بس یہی فرق اہل مذاہب اور بے مذہب لوگوں میں ہے اہل مذاہب کہتے ہیں۔ کہ وہ ایک غرض کے ماتحت یہاں آئے ہیں اور بے مذہب کہتے ہیں کہ ہمارے پیدا کئے جانے کی کوئی غرض اور مقصد نہیں۔ ایک عیسائی خیال کریگا۔ کہ وہ اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ ابن اللہ کے کفارہ پر ایمان لا کر نجات حاصل کرے اور دنیا کو اس طرف لائے۔ ایک ہندو اس مذہب کا پابند ہوگا کہ وہ خدا سے مکتی پائے۔ ایک مسلم کا یہ عقیدہ ہوگا۔ کہ وہ خدا کی عبادت کرنے اور اس کی رضا اور وصال حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جو شخص اسلام کو قبول کریگا۔ اور اس کے احکام کی پابندی کریگا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریگا۔ اس لئے ایک مسلم جو سچا ہونے کا دعویدار ہے۔ اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں سعی و کوشش کریگا۔ لیکن کوئی مذہب یہ نہیں کہیگا کہ اس کی غرض وہ احکام منوانا ہے۔ جو دنیا ہی نہیں۔ بلکہ وہ کہیگا کہ ان احکام کی پابندی سے خدا ملتا ہے یہی اصل ہے جس پر اسلام نے نکاح کے بارے میں انسان کو قائم کیا ہے۔ کیونکہ ہر ایک کام کے اچھے نتائج پیدا ہونے کی تبھی امید ہو سکتی ہے جب اس کی ابتدا میں ہی عمدہ بنیاد رکھی جائے۔ مثلاً اگر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کے کھیت میں موٹا دانہ لگے تو وہ پہلے ہی دن اس کی بنیاد اچھی رکھیگا۔ ہل اچھی طرح چلائیگا اور خوب پانی دیگا اور حفاظت کریگا یہ نہیں کہ بو ملوانہ بغیر بنیاد اچھی کے لگ سکے اسی غرض کی طرف اسلام نے متوجہ کیا ہے کہ نکاح اس لئے کیا جاتا ہے

نامۂ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

نیرؔ بوٹس میں

سورج اور بردہ "بوٹس" کے اندر کچھ ایسی بات ہے۔ کہ الفضل کے ناظرین اسے جلدی نہ سمجھ سکیں گے۔ اور جس طرح میرے ایک معزز دوست کو ایسی ہی زبان میں "ڈمبوب کے پانیوں کو آگ" کا عنوان کہیں سے کہیں لے گیا تھا۔ ایسا ہی ممکن ہے کہ بعض احباب اپنے اپنے رنگ میں کچھ نتائج نکالیں۔ اس لئے قصہ کوتاہ بات یہ ہے۔ کہ "بوٹس" ایک بڑی دوکان ہے اس میں کبھی کبھی کوئی بہانہ نکالکر چلا جاتا ہوں۔ باتوں میں بات کرتا ہوا تبلیغ کرتا ہوں۔ صاحبزادہ نواب عبدالرحیم خان جو آئے۔ تو ان کو ایک گھڑی کی ضرورت ہوئی۔ ان کے لئے ان کے ہمرکاب نیرؔ کو "بوٹس" میں جانا پڑا۔ اور منجملہ دوسری باتوں کے ذیل کا کارآمد مکالمہ ہو گیا۔

نیرؔ (خان صاحب کی طرف اشارہ کر کے) یہ اس ملک سے آئے ہیں۔ جہاں لوگ بادلوں پر سوار ہو کر آسمان پر جاتے ہیں۔

مینیجر۔ اس سے آپ کا کیا مطلب؟

نیرؔ۔ کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ بعض لوگ کسی شخص کی نسبت یقین رکھتے ہیں کہ وہ آسمان پر چلا گیا۔ اور پھر آسمان سے اُتریگا۔

مینیجر۔ مسکراہٹ سے۔ ایسے یقین کی تکذیب کر کے خاموشی

نیرؔ۔ کیا ایسا ایمان لوگوں میں نہیں؟

مینیجر۔ ہاں (پھر ایسے ایمان کی غیر معقولیت اور لغویت کا احساس کر کے) وہ کہتے ہیں۔

یہ باتیں گو اشاروں میں ہوتی ہیں۔ مگر دلوں تک پہنچتی ہیں۔ اور نیرؔ نے وعدہ کیا ہے کہ احمدی لٹریچر ان کو دیگا اور ان کا وعدہ ہے کہ وہ پڑھیں گے۔

بس کی چھت پر تقسیم لٹریچر

لنڈن میں جو بڑی موٹر گاڑیاں چلتی ہیں۔ ان کو "بس" کہتے ہیں۔ مولوی عزیز الدین صاحب سکنہ گوجرانوالہ جو اپنے اخلاص محبت اور جوش تبلیغ کے لئے قابل رشک ہیں۔ میرے ساتھ سوار تھے۔ لٹریچر کا تھیلا میرے ساتھ تھا۔ گاڑی کی چھت پر (Call to truth) کے چند پرچے تقسیم کئے۔ اور ایک نوجوان بھی متلاشی حق جھٹ پاس آ بیٹھا۔ اور سوال کیا Who is Ahmad اب تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور پیغام حق خدا کے فضل سے پہونچا دیا گیا۔ اسی چھت "بس" کا چلانے والا کانڈکٹر آیا۔ اور ٹکٹ فروخت دیا۔ اور ٹکٹ کے دام دیکر اس کو ایک رسالہ "تھینک یو" کہکر دے دیا۔ اور یہ جملہ ساتھ بول دیا۔ "آپ نے پیسے لیکر ٹکٹ دیا۔ میں مفت ٹکٹ دیتا ہوں یہ لیجئے" اور میرا تھینک یو بھی واپس آ گیا۔ کام بھی ہو گیا۔ یہ ہے ہمارے احمدیت کا بیج بونے کا طرز۔ اس کا سرسبز ہونا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور آپ کی دعاؤں پر منحصر ہے۔

لنڈن سے مدراس میں تبلیغ

مولوی عزیز الدین صاحب نے جہاز پر سلسلہ تبلیغ جاری رکھا اور خدا کے فضل سے ان کے ذریعہ دو مدراس کے قابل گریجوایٹ ہم سفیین کے ساتھ ملاقی ہوئے۔ اور ایک صاحب مسٹر ... اسقدر مانوس ہو گئے ہیں۔ کہ بہت سا وقت احمدیہ مشن میں ہماری کتابیں پڑھنے میں صرف کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک پونڈ چندہ بھی دیا ہے۔ اور فرماتے ہیں۔

"میں حضرت احمدؑ کے مشن کا دل سے قائل ہو گیا ہوں"

انشاء اللہ لنڈن سے بیٹھے مدراس کا دورہ کرتے ہوئے احمدی احباب کو سیٹھ ... بی اے کے اسلام کی بشارت جلد سنا سکینگے۔

برٹش اینڈ انڈیا

لنڈن سے "برٹش اینڈ انڈیا" نام سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک رسالہ سوسائٹی کے نام نکلتا ہے۔ اس کے قابل ایڈیٹر سے عاجز کو ملنے کا اتفاق ہوا اور جو مکالمہ میرے ساتھ ہوا۔ اسے رسالہ مذکور میں شایع کیا گیا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیم کا خلاصہ دیا ہے امید کہ اس کا ترجمہ کسی وقت الفضل میں شائع ہو سکیگا۔ ایڈیٹر نے آخر میں ذیل کا جملہ لکھا ہے۔

"وہ بے جان پھیکی گفتگو اس روشنی و چمک سے محروم کر دیتی ہے۔ جو اسے باہمی ملاقات کے وقت حاصل ہوتی ہے"۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر کی تقریر

۲-اپریل کو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے آخری اجلاس پر ہز آنر نے الوداعی تقریر کہتے ہوئے کہا کہ گذشتہ چند ماہ سے یہ صوبہ آزادی تقریر و تحریر سے مستفیض رہا ہے۔ دوران جنگ میں دیگر حصص عالم کی طرح اس صوبہ پر بھی خاص قیود عائد تھیں۔ اب کامل آزادی ہے۔ اور یہ عظیم تبدیلی بعض حالتوں میں نہایت نمایاں طور پر عمل میں آئی ہے۔

یہ تبدیلی اپنی نوعیت میں اس قابل ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جائے۔ جب تک اس سے امن صوبہ معرض خطر میں نہیں پڑتا۔ میں جانتا ہوں کہ عوام میں خاصکر تعلیم یافتہ جماعتوں میں یہ خواہش نہیں پائی جاتی کہ انتظام میں کوئی خلل واقع ہو بلکہ حفظ امن کے لئے ایک مثبت خواہش کے آثار نمایاں ہیں۔ لیکن ہم امن عامہ کے لئے ذمہ وار ہیں۔ اور ہمیں مستقبل کی طرف دیکھنا ہے۔ اس کے متعلق ہم تشویش سے خالی نہیں۔ بعض اشخاص کسی ایک یا دوسرے معاملہ میں دلی احساس رکھتے ہیں۔ اور اجتماع عام میں اس قسم کی تقریر کرتے ہیں جس کا اگر انسداد نہ ہوا۔ تو وہ شدید صورت میں رونما ہو گی بعض لوگ گذشتہ زمانہ میں کسی شکایت یا ضرر کی وجہ سے اپنے آپ کو درست یا غلط طور پر آزردہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس کی یاد تازہ رکھی جائے۔ حضرات! میں آپ سے اور ان سے جن کو صوبہ پنجاب کی بہبودی متعلق ہے۔ اور جو یہاں رہتے ہیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ صوبہ کے لئے امن کی ضرورت کو مدنظر رکھیں ہم منافرت اور جوش کو پرے پھینکنا چاہتے ہیں ان کو مشتعل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم افراد اور جماعتوں کے درمیان اتحاد دوبارہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری آیندہ گورنمنٹ میں عوام کا بہت سا عنصر ہو گا۔ اور ہم عوام سے چاہتے ہیں کہ وہ اس میں شرکت عمل سے کام لیں۔ چند حوصلہ شکن حالات کے باوجود میرا یقین ہے کہ اس معاملہ میں حالات بہت حد تک روبہ اصلاح ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں ہمیں حتی الامکان کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایسی بات سے احتراز کریں جو مانع ترقی ہو یا جس سے گذشتہ یاد تازہ ہوتی ہو۔ اس صوبہ کے لوگوں کے مفاد کے

فوری ضرورت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احباب نے خود بھی دورہ کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور رخصت بھی حاصل کی ہے ان میں سے سب سے اول قابل ذکر جناب برادر مکرم منشی نورالدین صاحب ڈرافٹسمین سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی ہیں۔ انھوں نے اول تو اپنے ضلع میں دورہ کیا۔ اور اب انھوں نے دیگر اضلاع میں بھی دورہ کرنے کے لئے رخصت حاصل کی ہے۔ چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰- اپریل ۱۹۲۰ء سے آپ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کے ساتھ پشاور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ کیمل پور۔ ملتان وغیرہ میں دورہ فرمائیں گے۔ اور آپ جہاں عام طور پر چندوں کی تحریک فرمائیں گے۔ وہاں حساب کتاب بھی دیکھیں گے۔ اسلئے ان اضلاع کے احباب اپنے اپنے مقام پر صاحبان موصوف کے ساتھ دورہ کرنے کے لئے ضرور طیاری فرمالیں۔

اسی طرح حافظ صاحب جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی ضلع ڈیرہ غازی خان میں دورہ فرمائیں گے۔ اسوقت جو ضروریات معمولی چندوں کی کمی کے باعث لاحق ہو رہی ہیں۔ وہ بہت توجہ کے قابل ہیں۔ والسلام

نیازمند۔ عبدالغنی۔ ناظر بیت المال قادیان۔

اطلاع

تمام احباب کی خدمت میں بطور اطلاع لکھا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں کسی غریب اور قابل امداد لڑکے کو بھیجنے سے پہلے یہاں ناظر تعلیم و تربیت سے خط و کتابت کرنے کے بعد اگر وظیفہ یا امداد کا فیصلہ ہو جائے۔ اور ان کو اس امر کی اطلاع مل جائے۔ تو وہ اس لڑکے کو اس اطلاعی خط دیکر روانہ فرمادیں۔ اور اگر اس کے متعلق کسی منظوری کی اطلاع نہ ملے۔ تو پھر بالکل روانہ نہ فرمادیں۔ اس سے بعض دفعہ بہت مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے طلبا مارے مارے پھرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض دفعہ ان کے چال چلن پر بھی بداثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان دارالامان

ضرورت

ایک ایسے احمدی شخص کی جو روٹی وغیرہ پکا سکتا ہو۔ دیانتدار ہو۔ تنخواہ مبلغ بارہ (۱۲) روپے ماہوار مع کھانا۔ اور آجکل اس کی تنخواہ مع الاؤنس پندرہ (۱۵) یا بیس روپے ماہوار ہوگی حاجتمند بہت جلد درخواست کریں بنام محمد افضل صاحب احمدی۔ ہیڈ کلرک دفتر صاحب بہادر۔ پولیٹیکل ایجنٹ وانوں۔ وزیرستان۔ درخواست کنندہ اپنی عمر و سکونت بھی اطلاع دے۔

(نوٹ) جو شخص درخواست کرے۔ وہ دفتر امور عامہ میں بھی اطلاع دے۔ والسلام

ناظر امور عامہ قادیان

(اشتہارات)

علم القرآن

یعنی

عربی کا نیا قاعدہ

مصنفہ جناب صاحبزادہ پیر محمد سراج الحق صاحب نعمانی و جمالی۔ یہ قاعدہ یسرنا القرآن قاعدے سے جداگانہ طرز و نمونہ کا ہے۔ قیمت ۲ر۔ ایک نسخہ سے زائد خریدار کو فی نسخہ ۱ر لیگا

محمد یامین تاجر کتب قادیان

الخطبة

میاں نورالدین صاحب احمدی نمبردار چک نمبر ۶ ڈاک خانہ ہڑپہ تحصیل و ضلع منٹگمری۔ بتقاضاء ضرورت شرعی نکاح ثالث کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی پہلی دو بیویوں سے اولاد نہیں ہوئی۔ اچھے آسودہ آدمی ہیں۔ مڈل تک تعلیم یافتہ۔ اڑھائی مربعہ زمین کے مالک ہیں۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں۔ وہ براہ راست یا بذریعہ امور عامہ خط و کتابت کریں۔ والسلام

ناظر امور عامہ قادیان۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی فرمودہ تفسیر القرآن

پارہ اٹھائیسواں

حقایق القرآن

کے نام سے چھپکر شایع ہو گئی ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اعلیٰ قیمت قسم اول چکنا ولایتی کاغذ ۱۲ار۔ قیمت قسم دوم دیسی کاغذ ۸ر۔ قسم اول کی بہت تھوڑی جلدیں ہیں احباب جلد منگوالیں

اسلامی عقاید صحیحہ کے پرکھنے کا معیار

یعنی

صداقت احمدیت

یہ

حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی کی وہ تقریر جو حضور نے ۱۹- فروری ۱۹۲۰ء کو احمدی سوداگران چرم لاہور کی درخواست پر لاہور میں غیر احمدیوں کے لئے فرمائی۔ قیمت فی جلد ۳ر

صداقت مسیح موعودؑ

گذشتہ سالانہ جلسہ ۱۹۱۹ء پر

جناب حافظ روشن علی صاحب نے جو زبردست تقریر فرمائی تھی وہ چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر

سلسلہ کی سب کتب ذیل پتہ سے منگوائی جاویں

المشتہر

محمد عامل تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

(... صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان ... کے لئے شائع ہوا)